روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
منگل 6 نومبر 2012ء 20 ذوالحج 1433 ہجری 6 نبوت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 256

شرائط بیعت رسولؐ

حضرت عبادہ بن الصامتؓ جو بدر میں شامل ہوئے تھے اور عقبہ کی رات (مقرر ہونے والے) نقیبوں میں سے ایک تھے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبکہ آپؐ کے صحابہ کی ایک جماعت آپؐ کے اردگرد تھی۔اس شرط پر میری بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کچھ شریک نہ بناؤ گے اور چوری نہیں کرو گے اور زنا نہیں کرو گے اور اپنے بچوں کو قتل نہیں کرو گے اور کوئی بہتان جانتے بوجھتے نہیں تراشو گے اور کسی نیک کام میں نافرمانی نہیں کرو گے۔

(بخاری کتاب الایمان باب علامة الایمان حب الانصار حدیث :18)

رفقاء سلسلہ کی حضرت مسیح موعود کی زیارت اور بیعت کرنے کے ایمان افروز واقعات اور روایات کا روح پرور تذکرہ

سچی خوابوں کے ذریعہ رفقاء نے صداقت حضرت مسیح موعود کے خدائی نشانات دیکھے

محترم فضل الرحمٰن خان صاحب، امیر ضلع راولپنڈی اور مکرم محسن محمود صاحب آف امریکہ کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا تذکرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 2 نومبر 2012ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 2 نومبر 2012ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے رفقاء حضرت مسیح موعود کی روایات بیان فرمائیں جو کہ ان کی بیعت کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔حضرت محمد شاہ صاحب بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کو حق پر سمجھتا تھا مگر بیعت کی ضرورت نہیں سمجھی، کچھ مدت تک اسی خیال میں پختہ رہا کہ میں سید ہوں اور سید کو دوسرے کی بیعت کی ضرورت نہیں اور ساتھ ہی یہ دل میں خواہش تھی کہ کوئی سید مل جائے تو اس کی پیروی اختیار کرلوں۔ایک خواب کی بناء پر سید کی حقیقت کھلی جس سے پتہ چلا کہ اس سے مراد حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہی ہیں۔جب پتہ لگ گیا کہ اصل مقام کیا ہے سید کا تو اگلے دن صبح اٹھتے ہی حضرت اقدس کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا۔ حضرت محمد علی صاحب ولد گامے خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے غالباً 04-1903ء میں جب بڑی پلیگ پڑی اس کے بعد گرمیوں میں ایک خواب کی بناء پر بیعت کی تھی۔حضرت مولوی شیر علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ بیعت 1906ء میں کی، میں نے استخارہ شروع کیا اور چالیس روز تک یا خبیر اخبرنی کا ورد جاری رکھا، مجھے بتایا گیا کہ مدعی سچا ہے، دوسری رات پھر کہا گیا کہ دعویٰ کرنے والا سچا ہے۔پھر تیسری رات کہا گیا کہ قادیان میں جس شخص نے دعویٰ کیا ہے وہ سچا ہے اس پر میں نے بیعت کرلی۔حضرت شیخ محمد حیات صاحب نے 1903ء میں ایک خواب کی بناء پر حضرت اقدس کے ہاتھ پر بیعت کی۔حضرت عبدالرحیم صاحب بوٹ میکر وجلد ساز ولد میاں قادر بخش صاحب نے اپنے ماموں محمد اسماعیل صاحب جلد ساز کی مسلسل دعوت الی اللہ کے نتیجے میں 1906ء میں حضرت مسیح موعود کی بیعت کی۔حضرت عبدالستار صاحب نے اپنے والد محترم عبداللہ صاحب کی خواب بیان فرمائی۔اس خواب کے نتیجے میں یقین کامل ہو گیا کہ حضرت مسیح موعود اپنے دعویٰ میں راست باز اور سچے ہیں چنانچہ آپ کی بیعت میں داخل ہوگئے۔حضرت چوہدری نظام الدین صاحب ولد میاں نبی بخش صاحب کی روایت ہے کہ تیسرا واقعہ طاعون کی پیشگوئی کے موقع پر موضع شکار ماچھیاں سے مولوی رلدو صاحب کی بیوی اور پانچ چھ عورتیں طاعون سے مرعوب ہوکر کمال سردی اور بارش میں بیعت کی غرض سے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔بیعت کیلئے درخواست کی تو حضرت اقدس نے مہربانی اور عنایت سے عرض منظور فرماکر بیعت کے زمرے میں داخل فرمالیا۔مولوی رلدو صاحب کی بیوی نے سلام آپ کو پہنچایا تو آپ بہت خوش ہوئے۔حضرت چوہدری ایاز خان صاحب سابق مربی سلسلہ ہنگری نے اپنے والد صاحب حضرت چوہدری کرم دین صاحب کی روایت بیان کی جس میں انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود کا بسلسلہ مقدمہ جہلم میں ورود اور اپنے والد صاحب کی بیعت کا واقعہ تفصیل سے بیان کیا۔بیعت کے وقت ان کی عمر 52 سال تھی۔حضرت مولا داد صاحب کی روایت بیان فرماتے ہوئے 1880ء سے قبل کا ایک واقعہ بیان فرمایا اور پھر انہی کی ایک اور روایت بیان کی جس میں ان کے بھائی کی بیماری اور حضرت اقدس کو خط لکھنے کے نتیجے میں ان کا ٹھیک ہوجانا اور پھر ان کی بیعت کا واقعہ بیان فرمایا۔حضرت صوفی نبی بخش صاحب بیان کرتے ہیں کہ جس وقت حضرت اقدس بیت مبارک میں تشریف لائے اور میری نظر حضور کے چہرہ مبارک پر پڑی تو میں نے حضور کو پہچان لیا اور بجلی کی طرح میرے دل میں ایک لہر پیدا ہوئی کہ یہ وہ مبارک وجود ہے جس کو میں نے ایام طالب علمی میں یعنی ستمبر 1882ء کو خواب میں دیکھا تھا۔حضرت مولوی امام الدین صاحب فیض ولد مولانا بدر الدین صاحب بیان فرماتے ہیں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی پوری ہدایت رؤیا صادقہ سے ہوئی جو استخارہ مسنونہ کئی بار کرنے کے بعد مجھے آئی۔

حضور انور نے آخر پر مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب امیر ضلع راولپنڈی کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور طویل جماعتی خدمات کا تفصیل کے ساتھ تذکرہ فرمایا نیز نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مرحوم کی نماز جنازہ حاضر پڑھانے کا اعلان فرمایا۔اسی طرح مکرم محسن محمود صاحب افریقن امریکن کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

ضرورت ہے

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پاکستان سٹوڈیوز میں حسب ذیل آسامیاں خالی ہیں صرف وہ مرد امیدواران جو دینی خدمت کے جذبے سے سرشار ہوکر وقف کی روح کے ساتھ سخت محنت اور لگن سے کام کرنے کی امنگ رکھتے ہوں فوری طور پر رجوع کریں۔

آڈیو ویڈیو ایڈیٹر (ایک)

بی ایس کمپیوٹر گرافکس رفلم میکنگ رماس کمیونیکیشن مع کسی ٹی وی چینل یا پروڈکشن ہاوس میں کام کا تجربہ۔اپنی اسناد اور تجربے کے سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی کے ساتھ اپنا CV بھجوائیں۔

Adobe Media Suit پر کام کرنے کا تجربہ ضروری ہے خصوصاً Adobe Premier اور Adobe Photo Shop اور After Effects پر کام کا تجربہ ہو۔کیمرہ ورک اور اس کی ٹیکنیکس سے آگاہی ضروری ہے۔اس کے علاوہ کوئی اضافی تجربہ ہو تو اس کا ذکر کریں۔ **واقفین نو کو ترجیح دی جائے گی۔**

سکرپٹ رائٹر (ایک)

ماس کمیونیکیشن میں بی ایس رایم اے جرنلزم رایم ایس سی ماس کمیونیکیشن، کسی ٹی وی چینل یا پروڈکشن ہاؤس میں سکرپٹ لکھنے کا تجربہ اپنا مکمل پروفائل واسناد کی فوٹو کاپی اپنی درخواست کے ساتھ بھجوائیں۔ **واقفین نو کو ترجیح دی جائے گی۔**

کیمرہ مین (ایک)

تعلیم از کم ایف ایس سی ڈیجیٹل ویڈیو کیمرے پر کام کرنے کا تجربہ اور کمپیوٹر پر کام کرنے کی صلاحیت۔

باقی صفحہ 7 پر

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود نے جلسہ کے قیام کا بنیادی مقصد یہ بیان فرمایا ہے کہ ایسی جماعت تیار ہو جو خدا تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرنے والی ہو

راتوں کو اٹھو اور دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے

جو لوگ جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے ہیں، اُنہیں ان باتوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم حضرت مسیح موعود کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے جلسہ کے اس مقصد کو پورا کر رہے ہیں؟

محترم مرزا غلام قادر شہید کی والدہ یہ دعا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور میری اولاد کو بھی تقویٰ عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے وارث ہوں

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ میں شامل ہونے والے تمام افراد کو اور انتظامیہ کو نہایت اہم ہدایات

مکرم راؤ عبدالغفار صاحب ابن مکرم محمد تحسین صاحب (کراچی) کی شہادت، مکرمہ صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ بنت حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ و حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب، مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سابق امیر ضلع بہاولپور اور مکرم فراس محمود صاحب آف سیریا کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 7 رستمبر 2012ء بمطابق 7 رتبوک 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ گو رسماً یہ شام کو شروع ہوگا لیکن حقیقت میں تو یہ جمعہ جلسہ کا ہی حصہ ہے اور یہی افتتاح ہوتا ہے۔ پس اس حوالے سے ہی میں چند باتیں کہوں گا۔ حضرت مسیح موعود نے جلسہ کے قیام کا بنیادی مقصد یہ بیان فرمایا ہے کہ ایسی جماعت تیار ہو جو خدا تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرنے والی ہو۔ خدا تعالیٰ کا خوف اُن میں پیدا ہو۔ زُہد اور تقویٰ اُن میں پیدا ہو۔ خدا ترسی کی عادت اُن میں پیدا ہو۔ آپس کا محبت اور پیار اُن میں پیدا ہو۔ وہ نرم دلی اور باہم محبت کا اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے ہوں۔ بھائی چارے کی مثال بن کر رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کا نمونہ بن جائیں۔ انکسار، عاجزی اُن کا شیوہ ہو۔ سچائی کے ایسے اعلیٰ معیار قائم ہوں جس کی مثال نہ مل سکے۔ (دین حق) کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کے لئے اُن کے دل میں ایک تڑپ ہو جس کے لئے جان، مال، وقت اور عزت کی قربانی کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

پس ہم جو آج یہاں جمع ہوئے ہیں۔ ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ سفر کی مشکلات برداشت کر کے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں۔ بیشک آج اس زمانے میں سفر کی سہولتیں مہیا ہیں لیکن مزاج بھی ویسے ہی بن چکے ہیں۔ اس لئے راستے کی مشکلات، سفر کی مشکلات بہر حال سفر کا ایک احساس دلاتی ہیں۔ سفر کی مشکلات کی نوعیت گو بدل گئی ہے لیکن سفر بہر حال سفر ہی ہے۔ پس جو لوگ جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے ہیں، اُنہیں ان باتوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم حضرت مسیح موعود کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے جلسہ کے اس مقصد کو پورا کر رہے ہیں؟ جلسہ کی کارروائی اور ان تین دنوں کے دوران جب ہر شاملِ جلسہ یہ باتیں اپنے پیشِ نظر رکھے گا تو تبھی اس طرف توجہ پیدا ہوگی کہ ہمارا جلسہ میں شامل ہونے کا مقصد کیا ہے؟ تبھی وہ جماعت قائم ہوگی جو حضرت مسیح موعود بنانا چاہتے ہیں، تبھی طبیعتوں میں وہ انقلاب پیدا ہوگا جو دنیا میں ایک روحانی انقلاب لانے کا باعث بنے گا۔ اگر اس نہج پر ہم اپنی سوچوں کو، اپنے عملوں کو نہیں لے جائیں گے تو جلسہ میں شمولیت بے فائدہ اور بے مقصد ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ یہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے (ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395) جس میں آئے، بیٹھے، دوستوں کے ساتھ خوش گپیوں میں کچھ وقت گزارا، بازار میں جا کر فالودہ اور پکوڑے وغیرہ کھا لئے یا چائے اور جوس اور کافی پی لی، یا پاکستانی اور انڈین سامان کی خریداری کر لی۔ کیونکہ یہ سب چیزیں جلسہ کے دنوں میں ایک جگہ مہیا ہو جاتی ہیں اس لئے فائدہ اُٹھا لو۔ یا بعض کہتے ہیں کہ ہم تو سال کا خشک راشن دالیں، چاول وغیرہ بھی جلسہ میں خرید کر لے کر جاتے ہیں کیونکہ یہ چیزیں یہاں اچھی اور نسبتاً سستی قیمت میں مل جاتی ہیں، یا زیادہ تردّد نہیں کرنا پڑتا۔ اگر یہ مقصد ہے تو پھر تو جلسہ میں شامل ہونے کا ثواب ضائع کر دیا۔ یہ چیزیں تو کم و بیش قیمت میں بازار سے بھی مل جاتی ہیں۔ یہاں آنے والے اس دنیاوی مائدہ کے حاصل کرنے کے لئے نہیں آتے اور نہ انہیں آنا چاہئے، بلکہ اُس روحانی مائدہ کے لئے آتے ہیں اور آنا چاہئے جو کسی اور بازار سے نہیں ملتا، جو آج ایک بیش بہا خزانہ ہے، جو صرف روحانی بھوک پیاس نہیں مٹاتا بلکہ حقیقی رنگ میں اس سے فیض پانے والے ہر شخص کو غریب سے امیر ترین بنا دیتا ہے اور پھر یہ خزانے جو حضرت مسیح موعود نے عطا فرمائے اور جن کی تقسیم جلسہ کے دنوں میں مختلف پروگراموں کے دوران ہوگی یا کی جاتی ہے، ایک حقیقی احمدی کو ان کے حاصل کرنے کے بعد دوسروں کی بھوک پیاس اور غربت مٹانے کا باعث بھی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

بنا دیتے ہیں۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے، ہر شامل ہونے والے کا فرض ہے کہ اگر اُس کی سوچ میں کوئی کمی تھی، جلسہ کی حقیقت کا صحیح فہم اور اِدراک نہیں تھا تو اب اپنی سوچ کو حضرت مسیح موعود کی خواہش کے مطابق ڈھال کر جلسہ سے بھرپور استفادہ کرنے کی کوشش کریں۔

اس وقت میں حضرت مسیح موعود کی جلسہ میں شامل ہونے والوں اور جماعت کے متعلق آپ کی خواہش کے متعلق کچھ کہوں گا کہ کیسے احمدی حضرت مسیح موعود چاہتے ہیں اور جماعت کے معیار کیا ہوں اور کیا ہونے چاہئیں؟ حضرت مسیح موعود کے ارشادات کو سامنے رکھتے ہوئے گو مکمل الفاظ تو آپ کے نہیں ہوں گے لیکن بہرحال خلاصۃً کچھ پیش کروں گا۔ وہ ارشادات جو جلسہ میں شامل ہونے والوں کو آپ نے فرمائے۔ آپ نے ایک ایسا لائحہ عمل دیا تھا جو انسانی زندگی کی دنیا و عاقبت سنوارنے کے لئے ضمانت بن سکتا ہے۔ آپ (-)، کہ اللہ یقیناً اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور وہ نیکیاں بجالانے والے ہوں، کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے خدا تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 7 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس جب ایک مومن کا مقصود یہ ہو کہ خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے تو پھر اُس کے لئے اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ تقویٰ پر چلے۔ اور تقویٰ کیا چیز ہے؟ اور کن کن راستوں پر انسان تقویٰ حاصل کر سکتا ہے؟ اور ایک احمدی (-) کو تقویٰ پر چلنے کی کیوں ضرورت ہے؟ کیوں اس کے لئے ضروری ہے؟ اس کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ جماعت کے افراد کے لئے تقویٰ پر چلنا اس لئے ضروری ہے کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اُس کے سلسلہ بیعت میں شامل ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے اور اس مامور کی بیعت میں شامل ہونے کا فائدہ تبھی ہو گا جب شامل ہونے والے جو کہ شامل ہونے سے پہلے رُو بہ دنیا تھے، ہر قسم کی برائیوں میں مبتلا تھے، ہر قسم کی برائیوں سے نجات پائیں۔ اور برائیوں سے نجات بجز تقویٰ پر قدم مارنے کے پائی نہیں جا سکتی۔

آپ ایک مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو جائے خواہ بیماری چھوٹی ہو یا بڑی، اگر اُس کا علاج نہ کیا جائے اور بعض دفعہ علاج بذاتِ خود ایک تکلیف دِہ امر ہوتا ہے لیکن کرنا پڑتا ہے کیونکہ اس کے بغیر تکلیف بڑھتی چلی جاتی ہے اور صحت نہیں ہو سکتی۔ فرمایا کہ مثلاً اگر چہرہ پر سیاہ داغ بن جائے تو فکر پیدا ہوتی ہے کہ کہیں یہ بڑھتا بڑھتا پورے چہرہ کو سیاہ نہ کر دے۔ اور کئی دفعہ ایسا ہوا ہے میرے پاس بھی کئی لوگ آتے ہیں اُن کے ایسے داغ پڑتے ہیں جس سے ان کو بڑی فکر ہوتی ہے۔ فرمایا کہ اسی طرح تم کسی چھوٹی سے چھوٹی برائی کو بھی معمولی نہ سمجھو کہ یہ تقویٰ سے دور لے جاتی ہے اور پھر یہ چھوٹی برائی بڑا گناہ بن جاتی ہے اور دل کو سیاہ کر دیتی ہے۔ اس لئے فکر کرو اور بہت فکر کرو۔ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جیسے رحیم و کریم ہے ویسا ہی قہار اور منتقم بھی ہے۔ ایک جماعت کو دیکھتا ہے کہ اُن کا دعویٰ اور لاف گزاف تو بہت کچھ ہے اور اُس کی عملی حالت ایسی نہیں تو اُس کا غیظ و غضب بڑھ جاتا ہے۔ پس اپنی عملی حالتوں کو ٹھیک کرنے کی ہر احمدی کوشش کرے اور اسے کرنی چاہئے۔ یہ بہت بڑا انذار ہے جو آپ نے فرمایا ہے۔ ان دنوں میں بہت دعائیں کریں دعاؤں کا موقع بھی اللہ تعالیٰ نے میسر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقت میں وہ بنائے جو وہ چاہتا ہے۔ آج ہم (-) کی حالت دیکھتے ہیں تو اور بھی زیادہ خوف پیدا ہو جاتا ہے کہ کہیں ہماری کسی نااہلی اور بدعملی سے ناراض ہو کر خدا تعالیٰ ہمیں اپنے غضب کے نیچے نہ لے آئے۔

حضرت مسیح موعود نے مثال دی ہے کہ جب بدعملیاں شروع ہو جائیں، قول و فعل میں تضاد شروع ہو جائے تو پھر خدا تعالیٰ مومن کہلانے والوں کو کافروں کے ذریعہ سے سزا دلواتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ کئی دفعہ مسلمان کافروں سے تہ تیغ کئے گئے۔ جیسے چنگیز خان اور ہلاکو خان نے مسلمانوں کو تباہ کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے حمایت اور نصرت کا وعدہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی وجہ یہی ہے کہ زبان تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پکارتی ہے لیکن دل کسی اور طرف ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 7 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

عمل دنیا میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ پس ہمارے لئے بڑے خوف کا مقام ہے۔ ہمیں بھی ہر وقت اپنے جائزے لیتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے احسان کرتے ہوئے اس زمانے کے ہادی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو زمانے کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے اور پھر ہم پر مزید احسان کرتے ہوئے اس مامورِ زمانہ کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اگر ہم نے اپنی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف نہ رکھی تو خدانخواستہ، خدانخواستہ، ہم بھی اُس قانونِ قدرت کی چکّی میں نہ پس جائیں جو قول و فعل میں تضاد رکھنے والوں کے لئے چلتا ہے۔ آپ نے فرمایا اپنے یہ جائزے خود لو، دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کا خوف کس حد تک ہے۔ دیکھو کہ کہاں تک قول و فعل ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے ہیں۔ اگر دیکھو کہ قول و فعل برابر نہیں تو فکر کرو۔ آپ نے فرمایا کہ جو دل ناپاک ہے، خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا تعالیٰ کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا، بلکہ خدا تعالیٰ کا غضب مشتعل ہو گا۔ آپ نے فرمایا پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس اس لئے آئے ہیں کہ تخم ریزی کی جاوے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جاویں۔

پس ہر ایک اپنے اندر خود غور کرے کہ اُس کا اندرونہ کیسا ہے؟ اور اُس کی باطنی حالت کیسی ہے؟ فرمایا اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اُس کی زبان کچھ اور ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہو گا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے۔ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے اور زبانی دعوے کرتی ہے، تو پھر وہ غنی ہے اور وہ پرواہ نہیں کرتا۔ فرمایا کہ تاریخ پر نظر ڈالو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جاؤ۔ بدر کی جنگ کا نقشہ اپنے سامنے لاؤ۔ بدر کی فتح کی پیشگوئی ہو چکی تھی، ہر طرح سے فتح کی امید تھی لیکن پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رو رو کر گڑگڑا کر دعائیں مانگتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا جب ہر طرح فتح کا وعدہ ہے تو پھر ضرورتِ الحاح کیا ہے؟ اس قدر درد اور تڑپ کے ساتھ دعائیں مانگنے کی ضرورت کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ذات غنی ہے۔ ممکن ہے وعدۂ الٰہی میں کوئی مخفی شرائط ہوں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 8 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ وہ تقویٰ کا مقام ہے جس کا اُسوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا اور اگر اسی خوف اور تقویٰ کو ہم سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کی کوشش کرتے رہیں گے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہماری ہے۔ یا وہ لوگ کامیابی دیکھنے والے ہوں گے جن کے قول و فعل ایک ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود نے (-) کی حالت کا ہلاکو خان اور چنگیز خان کی مثال دے کر جو نقشہ کھینچا ہے تو آج بھی اگر ہم نظر دوڑائیں تو یہی کچھ نظر آتا ہے۔ (-) کی طاقت کوئی نہیں رہی۔ غیروں کے لائحہ عمل پر عمل کر رہے ہیں۔ قرآنی تعلیم کو بھلا بیٹھے ہیں۔ اپنے ہی ملکوں میں اپنے تخت اور کرسیاں بچانے کے لئے (-) کہلانے والوں پر بے انتہا ظلم ہو رہا ہے۔ عوام الناس کا بے دریغ قتل ہو رہا ہے۔ سمجھتے ہیں کہ ان کے تخت محفوظ ہو جائیں گے، یہ ان کی خوش فہمی ہے۔ ظلم کی سزا بھی ان لوگوں کو ملے گی اور تخت بھی ان کے جاتے رہیں گے۔ جن ملکوں میں حکومتیں الٹی ہیں اور عوام کے نام پر نئی حکومتیں آئی ہیں، اُن کا بھی یہی حال ہے کہ وہ بھی ظلم کی پالیسی پر ہی عمل کر رہے ہیں اور نتیجۃً اپنی طاقت کمزور کر رہے ہیں اور شعوری طور پر یا لاشعوری طور پر غیروں کی، دشمنوں کی خواہش پوری کر رہے ہیں کہ (-) کمزور ہوں اور کمزور رہیں اور (-) کے جو وسائل ہیں ان پر جو غیر ہیں وہ قبضہ کئے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو (-) اُمّہ کو عقل دے۔ اس کے لئے بھی دعا کریں۔

بہرحال میں یہ بات کر رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود اپنے ماننے والوں کا کیا مقام دیکھنا چاہتے ہیں؟ اور اس کے لئے کیا کیا ارشادات فرمائے ہیں اور جیسا کہ بیان ہوا کہ اس معیار کو حاصل کرنے کی اصل بنیاد تقویٰ ہی ہے۔ اس مضمون کو مزید آگے بیان کرتا ہوں۔ فرمایا کہ ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے؟ فرمایا کہ اس کا معیار قرآن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہاتِ دنیا سے آزاد کر کے اُس کے کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا (-)۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے،

اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اُس کے لئے مخلصی کا راستہ نکال دیتا ہے اور اُس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اُس کے علم وگمان میں بھی نہیں ہوتا۔

فرمایا یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دوکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغگوئی یا جھوٹ کے سوا اُس کا کام نہیں چل سکتا۔ اس لئے وہ دروغگوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کی مجبوری ظاہر کرتا ہے۔ لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ اللہ تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا ہے اور اُسے ایسے مواقع سے بچا لیتا ہے جو خلافِ حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔ فرمایا کہ یاد رکھو، جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا تو خدا نے اُسے چھوڑ دیا۔ جب رحمان نے چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 8 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ایک احمدی کو ہر سطح پر اور ہر جگہ پر اپنے سچائی کے معیار بھی قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ **مثلاً آجکل بہت سے احمدی اسائلم کے لئے یورپین ملکوں میں آ رہے ہیں اور بعض دفعہ بعض لوگ غلط بیانی بھی کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر سچی بات بتائی جائے، پاکستان میں احمدیوں کے حالات بتا کر پھر اپیل کی جائے تو تب بھی اثر پیدا ہوتا ہے۔ میں نے تو جنہیں بھی سچ بات کہنے کے لئے کہا ہے اور مشورہ دیا ہے کہ وکیلوں کو کہانیاں نہ بنانے دینا بلکہ سچی بات اور جو تمہارے جذبات اور احساسات، اور جو حالات ہیں وہ بتانا۔ تو اُن لوگوں کے کیس بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاس ہوئے ہیں۔** پاکستانی احمدیوں پر ظلم ہو رہے ہیں اور یقیناً ہو رہے ہیں اس میں کوئی شک نہیں اور ظلموں کی اب تو انتہا ہوئی ہوئی ہے۔ لیکن ان ظلموں کی کہانی اگر سچ کی شکل میں بھی سنائی جائے اور غلط بیانی سے کام نہ لیا جائے اور پھر اللہ تعالیٰ پر توکّل کیا جائے تو تب بھی مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ اس قوم میں اکثریت میں ہمدردی کا جذبہ بہرحال ہے جس کے تحت یہ مدد کرتے ہیں۔ پس ہر موقع پر ہمیں اپنے سچ کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر آپ نے جماعت کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان کی نیکیوں کے دو حصے ہیں ایک حصہ فرائض کا ہے اور دوسرا حصہ نوافل کا ہے۔ وہ فرائض جو حقوق اللہ سے تعلق رکھتے ہیں، اُن کے علاوہ آپ نے اُن کی بھی مثال دی ہے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس میں بھی فرائض اور نوافل ہیں اور ان فرائض میں فرمایا کہ ایسے فرائض جو انسان پر فرض کئے گئے ہیں، مثلاً قرض کا اتارنا۔ کسی نے قرض لیا ہے تو اُس کا اتارنا اُس پر فرض ہے۔ یا نیکی کے مقابل پر نیکی کرنا، یہ ایک (-) پر اور احمدی (-) پر فرض ہے۔ فرمایا ان فرائض کے علاوہ ہر نیکی کے ساتھ نوافل بھی ہوتے ہیں۔ یعنی ایسی نیکی جو کسی کے حق سے فاضل اور زائد ہو۔ نیکی کا بدلہ اتارا۔ قرض لیا قرض کا بدلہ اتارا، اپنا قرض ادا کیا یہ تو بہرحال فرض ہے۔ لیکن اس کے نفل یہ ہیں کہ اُن سے زائد بھی کچھ ادا ہو اور انبیاء ہمیشہ اس سنت پر عمل کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہمارے سامنے ہے جو سب سے بڑھ کر اس پر عمل کرنے والے تھے۔ جیسے کہ فرمایا احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اَور احسان کرنا یہ نفل ہے۔ اب اگر کوئی کسی پر احسان کرے تو احسان کا بدلہ تو احسان کر کے اتارا ہی جا سکتا ہے اور اتارنا چاہئے۔ یہ تو فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ احسان کا بدلہ احسان ہی ہے۔ لیکن اس فرض پر نفل تب ہوگا جب احسان سے بڑھ کر احسان کیا جائے۔ فرمایا اگر یہ ہوگا تو یہ وہ عمل ہے جو فرائض کو مکمل کرتا ہے اور زائد ثواب کا مورد بناتا ہے۔ فرمایا کہ حدیث کے مطابق یہ وہ لوگ ہیں جو اتنا مقام حاصل کر لیتے ہیں کہ جن کے ہاتھ پاؤں اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے۔ حتی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں اُن کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتے ہیں۔ یعنی اُن کا ہر قول وفعل خدا تعالیٰ کی رضا کی تڑپ کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے لئے اور خدا تعالیٰ کا ہو جاتا ہے۔ ایسا کام اُن سے سرزد ہی نہیں ہوتا جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 9 مطبوعہ ربوہ)

پس یہ ٹارگٹ ہے جو حضرت مسیح موعود نے ہمیں اپنی بیعت میں آنے کے بعد دیا ہے اور بیعت کا حق ہم تبھی ادا کر سکیں گے جب اس ٹارگٹ کے حصول کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے حصول کے لئے مجاہدہ کرنا پڑتا ہے۔ ایک رات میں یہ مقام حاصل نہیں ہو جاتا۔ اس کے لئے جذباتِ نفس سے پاک ہونا ہوگا۔ نفسانیت کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کے ارادہ کے مطابق چلنا ہوگا۔ کوشش کرنی ہوگی کہ میرا کوئی فعل ناجائز نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے تابع ہو۔ جب یہ ہوگا تو روزمرہ کی بہت سی مشکلات سے انسان بچ رہے گا۔ آپ نے واضح فرمایا کہ لوگ مشکلات میں پڑتے ہی اُس وقت ہیں جب اللہ تعالیٰ کی رضا کے برخلاف کوئی کام کرتے ہیں۔ اُس وقت یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے نیچے نہیں آتے بلکہ اپنے جذبات کے نیچے آ کر عمل کر رہے ہوتے ہیں۔ مثلاً غصہ میں آ کر کوئی ایسا فعل سرزد ہو جائے جس سے مقدمات بن جائیں، کوٹ کچہری کے چکر لگانے پڑ جائیں، جیل جانا پڑ جائے۔ لیکن اگر کوئی یہ ارادہ کر لے کہ کتاب اللہ کی مرضی کے بغیر، اُس کے استصواب کے بغیر کوئی حرکت وسکون نہیں کرنا، کوئی عمل نہیں کرنا اور ہر بات پر اللہ تعالیٰ کی کتاب کو دیکھنا ہے تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی کتاب بدعملیوں سے بچنے کا مشورہ دے گی۔ ورنہ اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب کو چھوڑ کر اپنے جذبات کا تابع ہونے کی کوشش کرو گے تو نقصان اُٹھاؤ گے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 10-9 مطبوعہ ربوہ)

پس مامور من اللہ کی بیعت کر کے ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہر معاملے میں ہم کتاب اللہ سے مشورہ لیتے ہیں یا اپنے نفس سے۔ اگر ہمارا نفس ہمیں کتاب اللہ کے مشورے پر عمل کرنے سے روکتا ہے تو ہمیں اپنی فکر کرنی چاہئے۔ ان دنوں میں خاص طور پر یہ جو جلسہ کے دن ہیں ہمیں درود، استغفار پر زور دینا چاہئے تا کہ ہم اپنی اصلاح کی طرف زیادہ سے زیادہ مائل ہوں۔ اپنی خواہشات اور جذبات کو خدا تعالیٰ کی خواہشات اور احکامات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش اور دعائیں کریں تا کہ ہم حضرت مسیح موعود کی بیعت کا حق ادا کرنے والے بن سکیں۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کے اعلیٰ معیاروں کے حصول کے لئے جو ارشادات فرمائے ہیں اُن سب کا احاطہ تو اس وقت ممکن نہیں، ایک اہم بات جو میں اس وقت آپ کے حوالے سے یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں، وہ ایسی ہے کہ اگر ہم اس کو اپنا لیں تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہمارے قدم بڑھتے چلے جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’راتوں کو اُٹھو اور دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے بھی تدریجاً تربیت پائی۔ وہ پہلے کیا تھے؟ ایک کسان کی تخم ریزی کی طرح تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آبپاشی کی۔ آپ نے اُن کے لیے دعائیں کیں۔ بیج صحیح تھا اور زمین عمدہ تو اس آبپاشی سے پھل عمدہ نکلا۔ جس طرح حضور ...... چلتے اسی طرح وہ چلتے۔ وہ دن کا یا رات کا انتظار نہ کرتے تھے۔ تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو۔ تہجد میں اٹھو۔ دعا کرو۔ دل کو درست کرو۔ کمزوریوں کو چھوڑ دو اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ۔ یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو وِرد بنائے گا اور عملی طور سے دعا کرے گا اور عملی طور پر التجا خدا کے سامنے لائے گا، اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرے گا اور اس کے دل میں تبدیلی ہوگی۔ خدا تعالیٰ سے ناامید مت ہو۔ ع

’’بر کریماں کارہا دشوار نیست‘‘

(ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 28 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرمایا کہ ’’بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو کیا کوئی ولی بننا ہے؟ افسوس انہوں نے کچھ قدر نہ کی۔ بیشک انسان نے (خدا تعالیٰ کا) ولی بننا ہے۔ اگر وہ صراط مستقیم پر چلے گا تو خدا بھی اس کی طرف چلے گا اور پھر ایک جگہ پر اس کی ملاقات ہوگی۔ اس کی اُس طرف حرکت خواہ آہستہ ہوگی، لیکن اس کے مقابل خدا تعالیٰ کی حرکت بہت جلد ہوگی۔ چنانچہ یہ آیت اسی طرف اشارہ کرتی ہے۔ (-) (کہ جن لوگوں نے ہمارے بارے میں کوشش کی ہم اُنہیں ضرور اپنے راستوں کی طرف ہدایت

دیں گے، رہنمائی کریں گے۔ فرمایا) سو جو جو باتیں مَیں نے آج وصیت کی ہیں، ان کو یاد رکھو کہ ان ہی پر مدارِ نجات ہے۔ تمہارے معاملات خدا اور خلق کے ساتھ ایسے ہونے چاہئیں جن میں رضائے الٰہی مطلق ہی ہو۔ پس اس سے تم نے (-) کے مصداق بننا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 29-28 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ جلسہ کے دن ہمیں میسر آئے ہیں اور اس سے چند دن پہلے رمضان گزرا ہے جس میں ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ جلسہ کے دنوں میں ہم علمی اور تربیتی طور پر قرآن، حدیث اور سنت کی روشنی میں باتیں بھی سنیں گے۔ خدا تعالیٰ کی ذات کا اِدراک، اُس سے تعلق جوڑنے کی طرف بہت سوں کو مزید توجہ پیدا ہوگی۔ اس علم کے ساتھ ہمیں اپنے عمل کو بھی صیقل کرتے چلے جانے کی اور ملانے کی ضرورت ہے۔ جو کچھ حاصل کیا، اُس کو سنبھالنے اور اُس سے فیض اُٹھاتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔ اپنے ہر عمل میں دوام اور باقاعدگی کی ضرورت ہے۔ ہمیں ان برکات کو سمیٹنے کے لئے اس جلسہ کو بھی فضلِ الٰہی سمجھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

انتظامی لحاظ سے بھی بعض باتیں کہنی چاہتا ہوں۔ یہ خیال رکھیں کہ جلسہ سالانہ میں آتے وقت بھی اور یہاں سے واپسی پر بھی جو لوگ کاروں پر آ رہے ہیں، کاروں کی پارکنگ کی جگہوں پر اور نہ ہی پارکنگ سے جلسہ گاہ آتے ہوئے کیونکہ جو دور پارکنگ ہے، وہاں سے بعض پارکنگ کر کے اب بسوں کے ذریعے سے آئیں گے اور پھر یہاں سے بسوں کے ذریعہ سے ہی جائیں گے تو آتے ہوئے اور جاتے ہوئے اور پارکنگ کے وقت جب پارکنگ کر رہے ہوں، کسی قسم کا رَش نہیں ہونا چاہئے۔ باقاعدہ ایک انتظام کے تحت، ایک لائن کے تحت، ایک تنظیم کے تحت ہمیں چلنا چاہئے۔

اسی طرح جلسہ گاہ میں داخل ہوتے ہوئے جہاں چیکنگ اور سکینرز وغیرہ لگے ہوئے ہیں وہاں بھی یہ احتیاط کریں کہ لائنوں میں اور ترتیب سے آئیں۔ کیونکہ جہاں بھی لائنیں توڑیں گے، بدانتظامی پیدا ہوتی ہے اور پھر دیر بھی لگتی ہے، پھر شکوے بھی بڑھتے ہیں۔ آپ کا وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ انتظامیہ کے لئے پریشانی کا باعث بھی بنتا ہے۔ اسی طرح سامان کی چیکنگ بھی جب کی جاتی ہے تو بعض شکایتیں مجھ تک پہنچی ہیں کہ بعضوں کو شکوہ ہو جاتا ہے۔ اُن کو چیکنگ کروا لینی چاہئے۔ یہ آپ کے فائدہ کے لئے ہی ہے۔

اور جیسا کہ میں ہمیشہ ہر جلسہ پر اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں کہ ہر شاملِ جلسہ کو جلسہ میں بیٹھے ہوئے یہاں ہر مرد اور عورت کو اپنے ماحول پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم محتاط ہو کر ہر طرف نظر رکھنے والے ہوں گے تو یہ سب سے بڑا سیکیورٹی کا نظام ہے جو اس وقت جماعت احمدیہ میں ہے اور جو دنیا میں کہیں اور نہیں مل سکتا۔ یہ جماعت احمدیہ کا ہی خاصہ ہے۔ پس اس میں بھی کبھی ڈھیلے نہ ہوں۔ لاپرواہی نہ کریں۔ کسی کی بھی مشکوک حرکت پر انتظامیہ کو اطلاع کریں۔ کسی جگہ کوئی تھیلا وغیرہ یا کوئی بیگ پڑا ہوا دیکھیں تو ڈیوٹی والوں کو آگاہ کریں۔

ایک اور بات یہ ہے کہ اس دفعہ کیونکہ جلسہ کی تاریخیں مختلف ہیں، رات کے وقت جو یہاں ٹینٹ لگا کر یا اجتماعی قیامگاہ میں رہنے والے ہیں، اُن کو رات کو سردی کا احساس ہوگا کیونکہ ٹھنڈ زیادہ ہو جاتی ہے۔ بعض لوگوں کی طبیعت نازک بھی ہوتی ہے۔ اس لئے ایک تو گرم کپڑے پہن کر سوئیں اور رضائیوں کا، quilt وغیرہ کا انتظام تو یہاں ہے جو نہیں لے کر آئے وہ بھی نیچے لے لیں۔ ایک دو سال ہی یہ مجبوری ہے انشاء اللہ تعالیٰ پھر اپنے وقت میں جلسہ آ جائے گا۔

کارکنان کو میں پہلے ہی توجہ دلا چکا ہوں کہ اُن کے فرائض کیا ہیں؟ مہمان کی مہمان نوازی کا حق ادا کریں۔ ہر شعبہ ہمیشہ کی طرح بے لوث ہو کر خدمت کرے۔

پھر صفائی کے بارے میں بھی اور خاص طور پر ٹائلٹس کے بارے میں شکایتیں بہت زیادہ آتی ہیں۔ اگر عمومی طور پر نہیں تو بعض نفیس طبائع ایسی ہوتی ہیں جو ذرا سی بھی گندگی برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے جہاں ان کی صفائی کا انتظام رکھنا انتظامیہ کا کام ہے، وہاں لوگوں کو بھی چاہئے کہ استعمال کے بعد اپنی جگہ صاف کر کے باہر نکلیں۔ گو اس دفعہ اس انتظام کے لئے ایک علیحدہ ٹیم بھی بنا دی گئی ہے، اب امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ بہتر انتظام ہوگا لیکن پھر بھی صفائی کا انتظام ہونا چاہئے۔ کیونکہ صفائی بھی یاد رکھیں کہ معمولی چیز نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہ ایمان کا حصہ ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الطهارة باب فضل الوضوء حدیث نمبر 534)

پس ایک مومن کو ہر طرح سے اپنے ایمان کے معیار اونچے کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا اور افرادِ جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ نمازوں اور نوافل اور دعاؤں پر زور دیں۔ ان دنوں میں خاص طور پر درود، دعائیں، نوافل وغیرہ کی ادائیگی کی طرف بہت توجہ دیں۔ اجتماعی تہجد کا یہاں انتظام ہے جو یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں وہ یہاں آئیں جو گھروں میں ٹھہرے ہوئے ہیں وہ اپنے گھروں میں تہجد کی باقاعدگی اختیار کریں تا کہ اللہ تعالیٰ (-) اور احمدیت کی ترقی کے غیر معمولی نظارے ہمیں دکھائے۔

پاکستانی احمدیوں کو بھی خاص طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اُن پر ظلموں کی اب انتہا ہو رہی ہے جیسا کہ مَیں نے کہا۔ اب کل بھی وہاں ایک شہادت ہوئی ہے اور ایک اَور شخص پر بھی فائر ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بچ گئے۔ باقی دنیا کے احمدیوں کو بھی جہاں جہاں بھی اُن پر ظلم ہو رہا ہے اُن کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ جلد ان ظالموں کی پکڑ کے سامان پیدا فرمائے اور دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (-) کی پہچان کرنے والی بن جائے۔

اس وقت جیسا کہ میں نے کہا ایک شہادت ہوئی ہے۔ ان شہید کا جنازہ غائب بھی ہم پڑھیں گے اور اس کے ساتھ ہی بعض اور جنازے بھی ہیں۔ یہ شہید مکرم راؤ عبدالغفار صاحب ابن مکرم محمد تحسین صاحب ہیں جن کو کل 6 ستمبر 2012ء کو شہید کر دیا گیا۔ یہ چاکیواڑہ میں اپنے ایک سکول میں کام کرتے تھے جہاں پڑھانے کے بعد شام کو پانچ بجے گھر واپس آنے کے لئے وہاں سے نکلے ہیں اور بس میں سوار ہونے لگے ہیں تو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے آپ پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجہ میں دو فائر آپ کو لگے۔ ایک گولی کندھے میں لگی اور دوسری گردن سے پیچھے سے لگ کر سر سے نکل گئی جس سے آپ موقع پر شہید ہو گئے (-)۔

شہادت کے وقت شہید مرحوم کی عمر بیالیس سال تھی۔ شہید مرحوم نے جنوری 2012ء سے وصیت کی ہوئی تھی۔ گو وصیت منظور نہیں تھی تاہم اپنی وصیت کا چندہ دے رہے تھے۔ جماعتی خدمات تھیں۔ زعیم انصار اللہ حلقہ تھے۔ سیکرٹری خصوصی تحریکات تھے۔ نہایت مخلص احمدی تھے۔ نہایت نیک سیرت اور آپ کو دعوت الی اللہ کا بے حد شوق تھا، اسی طرح آپ کا اور آپ کی فیملی کا جماعت سے بہت پختہ تعلق تھا۔ انتہائی خوش اخلاق، ملنسار، دعا گو شخص تھے۔ خلافت سے گہری محبت رکھتے۔ کسی بھی تحریک میں جو خلیفۂ وقت کی طرف سے ہوتی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ 1995ء میں آپ کی شادی شازیہ کلثوم صاحبہ بنت رانا عبدالغفار صاحب کے ساتھ ہوئی تھی۔ ان سے آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ انہوں نے بھی اور ان کی ہمشیرہ نے بھی 1988ء میں مباہلے کا نتیجہ دیکھ کر، ضیاء الحق کا انجام دیکھ کر اُس وقت بیعت کی تھی۔ ان کی والدہ ان سے پہلے احمدی ہو چکی تھیں اور ان کے ذریعے سے ان کے خاندان میں پھر احمدیت کا تعارف ہوا اور بڑھتا چلا گیا۔ ان کی بہن کہتی ہیں کہ میں نے آٹھ سال قبل خواب میں دیکھا کہ ان کو گولی لگی ہے اور ختم ہو گئے ہیں لیکن جب قریب گئی تو کیا دیکھتی ہیں کہ زندہ ہیں۔ یقیناً یہ شہادت کا درجہ تھا جو ان کو ملنے والا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا ہے کہ شہید کبھی مرتا نہیں اور نہ تم اس کو مردہ کہو۔ اسی طرح ایک خواب ان کی بیٹی نے اور ان کی اہلیہ نے بھی دیکھی تھی۔ وہ بھی ان کی شہادت سے تعلق رکھتی ہے۔ اہلیہ نے یہ خواب ان کو سنائی تو انہیں تاکید کی کہ اگر مَیں شہید ہو جاؤں تو تم نے رونا دھونا نہیں۔ اسی طرح ان کے واقف بتاتے ہیں کہ اتوار کو احمدیہ ہال کراچی میں میٹنگ تھی، گھر واپس آتے ہوئے راستے میں اپنے دوسرے ساتھیوں کو کہہ رہے تھے کہ موت تو سب کو ہی آنی ہے لیکن میری خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے

شہادت کی موت دے۔ اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے درجات بلند سے بلند فرماتا چلا جائے۔ اور ان کی نسلوں میں ہمیشہ خلافت سے وفا کا تعلق قائم رہے۔ ان کا ایک بیٹا جامعہ احمدیہ ربوہ میں پڑھ رہا ہے۔ دوسرا میٹرک میں چودہ سال کا ہے۔ پھر دس سال کی اور ایک سات سال کی بچی ہے۔

دوسرا جنازہ غائب جو آج میں پڑھوں گا وہ مکرمہ صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ کا ہے جو حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب عبداللہ خان صاحب کی بیٹی تھیں۔ جون 1927ء میں پیدا ہوئیں اور یکم ستمبر کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں ان کا انتقال ہوا۔ آپ کا بچپن قادیان میں گزرا اور بڑے دینی ماحول میں گزرا۔ وہیں پرورش پائی۔ وہیں تعلیم حاصل کی۔ پارٹیشن کے وقت جبکہ آپ کی عمر بیس سال کی تھی قادیان سے ہجرت کر کے لاہور آ گئیں۔ قادیان میں بھی کچھ ناصرات میں اور لجنہ میں خدمات کرتی رہیں، یہاں بھی ان کی کچھ خدمات ہیں۔ یہ مرزا غلام قادر شہید کی والدہ تھیں۔ یہ اپنے ایک مضمون میں لکھتی ہیں جو میں سمجھتا ہوں بیان کرنا ضروری ہے۔ کہتی ہیں کہ غلام قادر شہید کی شہادت کے بعد ایک پرانا مڑا تڑا کاغذ میرے سامنے ہے جو یاد نہیں مگر بارہ پندرہ سال پرانا ہے جس پر ایک دعا لکھی ہے جسے مَیں نے شعروں میں ڈھالنے کی کوشش کی تھی۔ مگر میں شاعرہ نہیں ہوں۔ جذبات میں بہہ کر کہنے کی کوشش کی تھی مگر کہہ نہ سکی۔ اس دعا کے دو اشعار درج ہیں۔ وہ یہ شعر ہیں کہ

ایک دوسرے سے بڑھ کر ہوں آب و تاب میں
چمکیں یہ آسمان پر جیسے کہ ہوں ستارے
نسلوں میں ان کی پیدا اہل وقار ہوویں
یہ التجا ہے میری کر لے قبول پیارے

کہتی ہیں کہ یہ اشعار شاید وزن اور بحر سے خالی ہوں مگر میرے دل کے جذبات سے پُر ہیں۔ جو کچھ میں نے لکھا وہ نثر میں یوں ہے کہ اے خدا! ہمیشہ میری دعا رہی ہے کہ میری گود کے پالے تجھ پر نثار ہوں۔ اے خدا! جب وقت آئے تو فکرِ فردا اُنہیں سرفروشی سے باز نہ رکھے۔ میرے رب! تیرا اذن نہ ہو تو خواہشیں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ تیرے حکم کے بغیر کوئی تہی دامن کا دامن نہیں بھر سکتا۔ میرے خدا! میری دعا سن لے اور میرے بیٹے ایک دوسرے سے بڑھ کر آب و تاب میں ہوں۔ آسمان پر چاند ستاروں کی طرح چمکیں، اُن کی نسلوں سے فخرِ دیار اور اہلِ وفا پیدا ہوں۔ میری تو التجا ہے، قبول کرنے والا تو ہی ہے۔ اے کاتبِ تقدیر! میرے بچوں کے لئے عمر و دولت، ارادت وسعادت لکھ دے۔ کہتی ہیں قادر کی قربانی سے چند دن پہلے میرے پرانے کاغذات سے یہ دعا نکلی۔ خدا جانے کس جذبے سے میں نے کی تھی جو قبول ہوئی۔ چند لمحوں کے لئے میرا دل کانپا کہ اللہ! میں نے تو اس کے لئے جانی قربانی مانگی ہے۔ اندر سے ایک ماں تا بولی کہ یا اللہ! چھوٹی عمر میں ان سے یا مجھ سے قربانی نہ لینا اور میں دعا مانگنے لگی یا اللہ! عمر دراز دینا۔ مجھے کیا پتہ تھا کہ میری دعا قبول ہو چکی ہے اور جوانی میں ہی اللہ تعالیٰ قربانی لینا چاہتا ہے اور خدا کا یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ جوانی میں میرا بچہ مجھ سے لے لے گا۔ بہرحال جتنی بڑی قربانی ہوگی اُتنا ہی بڑا اجر ہوگا۔"

(کتاب "مرزا غلام قادر احمد" مصنفہ امۃ الباری ناصر صاحبہ صفحہ 224-223 شائع کردہ لجنہ اماء اللہ کراچی)

اور بیٹے کی شہادت پر انہوں نے بڑا صبر دکھایا۔ میں خود بھی اس کا گواہ ہوں۔ بڑے صبر اور حوصلے سے یہ صدمہ برداشت کیا۔ جب میں افسوس کرنے ان کے پاس گیا تو بڑے مسکرا کر انہوں نے قادر شہید کی خوبیوں کا ذکر کیا اور بڑا حوصلہ دکھایا۔ مجھ سے خط و کتابت رکھتی تھیں اور جو آخری خط مجھے لکھا اُس میں بھی یہی فقرہ تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور میری اولاد کو بھی تقویٰ عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے وارث ہوں اور آپ کی نسل ہونے کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ کرے کہ یہ دعا ان کی ساری اولادوں اور سارے خاندان کے بارے میں پوری ہو۔

جیسا کہ میں نے کہا آپ قادر شہید کی والدہ تھیں۔ آپ کی خواہش تھی کہ ان کے بیٹے وقف ہوں۔ دو بیٹے ہیں تو قادر شہید نے زندگی وقف کی اور پھر شہادت کا مقام بھی پایا۔ ان کو قادر شہید سے بڑی محبت تھی۔ ہر جگہ گھر میں مختلف جگہوں پر اس کی تصویریں لگائی ہوئی تھیں۔ صبر اور حوصلے کی مَیں نے بات کی ہے، جب قادر شہید کا جنازہ اُٹھا ہے تو اُس وقت بھی بجائے رونے دھونے کے ان کے یہ الفاظ تھے کہ جزاک اللہ قادر، جزاک اللہ قادر۔ یعنی ان کے بیٹے قادر نے بڑا مقام دلا دیا ہے کہ شہید کی ماں کہلائی ہیں اور ان کی خواہش پوری ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ مغفرت اور رحمت کا سلوک فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ ان کے خاوند مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب بھی بیمار ہیں اور بوڑھے بھی ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ ان کی اولاد کو جیسا کہ میں نے کہا ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک جنازہ جو اس وقت ادا کیا جائے گا وہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سابق امیر ضلع بہاولپور کا ہے۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب، چوہدری نور محمد صاحب جو ہوشیار پور کے رہنے والے تھے۔ اُن کے بیٹے تھے۔ 1933ء میں پیدا ہوئے اور 28/اگست کو ان کا انتقال ہوا۔ بی ایس سی سول انجینئرنگ کے بعد یہ محکمہ نہر میں ملازم ہوئے اور وہیں سے ریٹائر ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے 65ء سے 67ء تک بطور قائد خدام الاحمدیہ ضلع رحیم یار خان پھر 75ء سے 80ء تک صدر جماعت احمدیہ اور 83ء سے 2004ء تک امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولپور خدمت کی توفیق پائی۔ 2004ء میں ہجرت کر کے ربوہ آ گئے۔ ان کو وہاں 74ء میں مخالفین کی مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ ان کی ڈائری کا ایک ورق ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ 1974ء میں جماعت احمدیہ کے خلاف سارے پاکستان میں شدید مخالفت شروع ہوگئی۔ ان دنوں مَیں بہاولپور میں چھوٹے بھائی بشیر صاحب کے پٹرول پمپ کی دیکھ بھال کر رہا تھا، کیونکہ بشیر صاحب آپریشن کی وجہ سے بیمار تھے اور 74ء کے فسادات کی وجہ سے مولویوں نے وہاں پکٹنگ (Picting) کر دی تھی اور کسی کو پٹرول پمپ میں آنے نہیں دیتے تھے۔ کفن پوش نوجوانوں کی لائن آ گئے، پٹرول پمپ کے راستوں پر کھڑی کر دی تھی۔ وہاں ایک احمدی نوجوان پٹرول ڈلوانے کے لئے آیا تو اُس کا موٹر سائیکل لے کر جلا دیا۔ ان پر بڑا ظلم کیا۔ تیل وغیرہ پھینکا، گالیاں دیتے تھے اور ظلم کئے۔ بہرحال اس لحاظ سے بھی ان کو یہ تکالیف برداشت کرنے کی بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ ان کی اہلیہ لکھتی ہیں کہ آخری وقت تک جماعتی خدمات بجا لاتے رہے۔ کیونکہ ان کو قضا میں قاضی مقرر کیا گیا تھا، شدید بیماری کے باوجود قضا کا آخری فیصلہ لکھا اور اس کو دھاگہ سے باندھ کر مجھ کو دیا اور تاکید فرمائی کہ اسے کوئی نہ پڑھے اور دفتر قضا میں بھجوا دینا۔ آخری بیماری میں بہت زیادہ تکلیف تھی اور بولنا بھی مشکل تھا۔ میں نے آپ سے کہا کہ بہت زیادہ بیمار ہیں، حضرت صاحب کو لکھ دیں کہ میں اب بیماری کی وجہ سے کام نہیں کر سکتا۔ تو انہوں نے کہا کہ مجھے انہوں نے مقرر فرمایا ہے۔ جب تک دَم ہے کرتا رہوں گا۔ اور بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد کو بھی نیکیوں میں بڑھائے۔

اور آخری جنازے کا جو اعلان ہے وہ مکرم فراس محمود صاحب آف سیریا کا ہے۔ آج کل وہاں جو فسادات ہو رہے ہیں اُن فسادات کی وجہ سے دمشق کے مضافاتی علاقے میں ان کی شہادت ہوئی ہے۔ ان کی لاش کا پہلے پتہ نہیں لگ رہا تھا۔ ان کی لاش 30 اگست کو ملی اور جب دفنانے کی کوشش کی گئی تو زمین پتھریلی تھی اس لئے دفنا نہیں سکے۔ قبر نہیں کھود سکے تھے۔ پھر اگلے دن وہاں کے رہائشیوں نے اس فساد میں جو باقی مرنے والے تھے، شہید ہونے والے تھے اُن کو جب دفنایا تو ان کو بھی وہاں دفنا دیا گیا۔ انہوں نے آٹھ مہینے پہلے بیعت کی تھی۔ پینتیس سال ان کی عمر تھی۔ مزدوری کرتے تھے اور آٹھ مہینے میں انہوں نے بڑی وفا سے احمدیت کے ساتھ تعلق اور بیعت کے ساتھ تعلق کو نبھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بھی بلند فرمائے اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ جیسا کہ میں نے کہا ان سب کی نمازِ جنازہ، نمازِ جمعہ کے بعد ہوگی۔

محترم فضل الرحمٰن خان صاحب امیر ضلع راولپنڈی کو سپرد خاک کر دیا گیا

احباب جماعت کو افسوسناک اطلاع دی جا چکی ہے کہ محترم فضل الرحمٰن خان صاحب امیر ضلع راولپنڈی مورخہ 29/اکتوبر 2012ء کو لندن میں انتقال کر گئے۔ بیت الفتوح لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 2 نومبر کو بعد نماز جمعہ مرحوم کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ جس کے بعد میت کو تدفین کیلئے ربوہ پاکستان لایا گیا۔ مورخہ 5 نومبر کو دن 11 بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے فوراً بعد بہشتی مقبرہ دارالفضل میں تدفین عمل میں لائی گئی اور بعد تدفین محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 2 نومبر 2012ء میں محترم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم کا ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا تفصیلی تذکرہ فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ماشاء اللہ ذہن بڑا الرٹ تھا اور بڑی ہمت سے انہوں نے امارت کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ یہ مکرم مولوی عبدالغفور صاحب کے بیٹے تھے جنہوں نے خلافت ثانیہ میں بیعت کی تھی۔ فضل الرحمٰن صاحب پیدائشی احمدی تھے۔ حضور انور نے مرحوم کے تعلیمی کوائف، سرکاری عہدوں اور طویل جماعتی خدمات کا تفصیل کے ساتھ تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مرحوم کی جماعتی خدمات کا عرصہ 50 سال کے عرصے پر پھیلا ہوا ہے جو خلافت ثانیہ سے شروع ہوتا ہے۔ فرمایا کہ خلافت اور جماعت سے والہانہ عشق تھا۔ ہر محفل میں آپ کی گفتگو کا محور جماعتی واقعات، رفقاء حضرت مسیح موعود کی زندگی کے واقعات اور خلفاء احمدیت ہوتے تھے۔ ہمیشہ خلافت کی اطاعت اور خلیفہ وقت سے مضبوط تعلق کی تاکید اپنی اولاد کو کرتے رہے۔ انتہائی دعا گو انسان تھے۔ ان کے متعلق قائم مقام امیر جماعت راولپنڈی مکرم مبارک احمد صاحب لکھتے ہیں کہ جماعت کا ہر رکن خواہ وہ چھوٹا ہے یا بڑا، مرد ہے یا عورت آپ کی شفقت بے پایاں سے ذاتی طور پر فیضیاب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار قائدانہ صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ آپ کے دور امارت میں جماعت احمدیہ راولپنڈی نے اموال ونفوس کے لحاظ سے ہر شعبہ میں نمایاں ترقی کی۔ آپ کے دور امارت میں تاریخ احمدیت راولپنڈی کی تدوین اور اشاعت کا کام جس کیلئے آپ کو بڑھاپے اور مختلف عوارض کے باوجود کئی روز مسلسل گھنٹوں بیٹھنا پڑا اور اس تاریخی دستاویز کو ایک ایک کر کے لفظ لفظ پڑھا، سنا اور پھر اس کی منظوری دی۔ حضور انور نے فرمایا کہ 1998ء میں جب بوجوہ امارت کی تبدیلی ہوئی، اس وقت میں ناظر اعلیٰ ہوا کرتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مجھے لکھا کہ کوئی نام تجویز کرو امیر ضلع راولپنڈی کیلئے۔ تو انہی کا ایک نام میں نے بھیجا تھا جس کو فوری طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے منظور فرمایا اور فرمایا کہ ہاں ان کو میں جانتا ہوں۔ یہ بڑے اچھے کام کرنے والے، انتظامی لحاظ سے بھی اور اخلاص ووفا کے لحاظ سے بھی بڑے اچھے ہیں۔ انشاء اللہ کام سنبھالیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے پھر خوب کام سنبھالا۔ مفوضہ ذمہ داریوں کو انتہائی احسن رنگ میں نبھایا اور خلافت کے فدائی اور جاں نثار وجود تھے۔ اشاروں پر چلنا جانتے تھے اس کو ایک سعادت سمجھتے تھے۔ خدا تعالیٰ سے بہت ڈرنے والے اسی پر توکل کرنے والے، ان کا اوڑھنا بچھونا صرف اور صرف جماعت کی خدمت تھا۔ ضرورت مندوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ آپ بہت ملنسار، غریب پرور، ہمیشہ راضی بقضاء رہنے والے صابر اور شاکر بزرگ انسان تھے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی حقیقی تصویر تھے۔ مرکزی عہدیداروں کا بھی بڑا احترام کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ آپ کی مغفرت فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ نیز آپ کی اولاد اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور آپ کی نیکیوں کو ہمیشہ جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حب سعال

کھانسی خشک ہو یا تر ہر دو میں مفید ہے۔
(چوسنے کی گولیاں)

قند شفاء

نزلہ، زکام اور فلو کیلئے انسٹنٹ جوشاندہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون 0476211538 فیکس 0476212382

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم مرزا سلیم بیگ صاحب ابن مکرم مرزا لطیف بیگ صاحب ٹاؤن شپ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری نواسی عزیزہ اربیہ (Arbeaa) عمر مرزا Brampton کینیڈا کی تقریب آمین ماڈل ٹاؤن لاہور میں منعقد کی گئی۔ عزیزہ اربیہ عمر مرزا سے قرآن کریم مکرم رانا مبارک احمد صاحب لاہور نے سنا اور دعا کروائی۔ بچی نے 6 سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل ختم کیا۔ بچی مکرم احمد عمر مرزا صاحب مرحوم سابق معاون سیکرٹری مال حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اور مکرمہ نصیرہ عمر صاحبہ لاہور حال کینیڈا کی پوتی اور محترمہ سلیمہ مرزا صاحبہ ٹاؤن شپ لاہور کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآنی نور سے منور کرے اس کی باقاعدہ تلاوت کرنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد صدیق صاحب صدر جماعت چک نمبر 93 ٹی ڈی اے ضلع لیہ تحریر کرتے ہیں۔

ہماری جماعت کے ایک خادم مکرم شاہد احمد صاحب ولد مکرم بشارت احمد صاحب پھیپھڑوں کی مرض کی وجہ سے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اسی طرح ہماری جماعت کے ایک ناصر مکرم مشتاق احمد صاحب ولد مکرم غلام دین صاحب فالج کی بیماری کی وجہ سے زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم سلطان محمد صاحب کارکن خلافت لائبریری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم مبارک احمد منیر صاحب مربی سلسلہ بورکینا فاسو کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ 26/اکتوبر 2012ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرماتے ہوئے بارعہ مبارک نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم غلام محمد ملتانی صاحب واقف زندگی سابق معلم وقف جدید کی نسل سے اور مکرم ڈاکٹر ثناء اللہ قمر صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک بخت، خادمہ دین، والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور سلسلہ احمدیہ کی سچی خادمہ بنائے۔ آمین

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاددہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

بقیہ از صفحہ 1

اپنی درخواستیں مورخہ 10 نومبر 2012ء تک بنام ایڈیشنل ناظر اشاعت ایم ٹی اے صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھجوائیں یا حسب ذیل ای میل ایڈریس پر ای میل کر دیں۔ pakistan@mta.tv
مزید معلومات کیلئے حسب ذیل ٹیلیفون نمبرز پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

+92476212281-+92476212630

(ایڈیشنل ناظر اشاعت ایم ٹی اے ربوہ)

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔ لوہا مارکیٹ لنڈا بازار۔ لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، وینیر بورڈ، لیمینیشن بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-37563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعائتی قیمت =/40 روپے 25ML -/100 روپے 120ML

GHP-55/GH: ایمرجنسی ٹانک — گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن ہائی، لوبلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بد اثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے
GHP-319/GH: امراض معدہ — بدہضمی، تیزابیت، گیس سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے
GHP-324/GH: اسہال۔ پیچش — ہر قسم کے اسہال پیچش معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔
GHP-354/GH: نزلہ، فلو، چھینکیں نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔
GHP-383/GH: حلق و گلے کے امراض، گلے وٹانسلز کی سوزش، درد کو دور کرنے کیلئے مؤثر اور آزمودہ علاج ہے۔
GHP-391/GH: خون و بھوک کی کمی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی مؤثر ترین دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

خبریں

موسمی حدت سالانہ 50 لاکھ ہلاکتوں کا سبب ہے

نیو یارک، ماہرین موسمیات نے کہا ہے کہ عالمی سطح پر موسمی حدت کے باعث ہر سال لاکھوں افراد ہلاک اور معیشت کو اربوں ڈالر کا نقصان ہوتا ہے۔ موسمی تبدیلی کے حوالے سے ریسرچ سنٹر کی جاری ہونے والی حالیہ رپورٹ کے مطابق ایسے ممالک جن کی معیشتوں میں کاربن زدہ عناصر کے باعث آلودگی پھیلتی ہے وہ سالانہ 50 لاکھ سے زائد اموات کے ذمہ دار ہیں۔ جن میں سے 90 فیصد ہلاکتیں صرف فضائی آلودگی سے پھیلتی ہیں اور اگر صورتحال برقرار رہی تو نقصان کی شرح 2030ء تک عالمی جی ڈی پی کے 3.2 فیصد تک پہنچ جائے گی۔

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی پی بھجوایا جا رہا ہے۔ مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جا سکے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد

مارچ 1984ء میں مینیجر الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی گئی جس میں یہ ذکر تھا کہ ماہ فروری 1984ء میں الفضل کی اشاعت سات ہزار تھی (خطبہ نمبر کی اشاعت آٹھ ہزار تھی) اس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔

"ابھی تک اشاعت تھوڑی ہے۔ دس ہزار تو میں نے کم سے کم کہی تھی۔ پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔"

حضور انور کا یہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے ہم احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم حضور کے اس ارشاد کو بھی پورا نہیں کر سکے کہ اشاعت کم از کم دس ہزار ہو جبکہ حضور کا اصل منشاء مبارک یہ تھا کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔ خاکسار اس نوٹ کے ذریعہ تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اور ذیلی تنظیموں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ

براہ کرم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ حضور انور کا ارشاد پورا کرنے میں ہی برکت ہے یہی تمام سعادتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ تمام احباب کے گھر میں روحانیت کی اس نہر کا پہنچنا ضروری ہے۔ اگر ہر احمدی گھر میں اخبار پہنچ جائے تو اشاعت بیس ہزار سے بھی اوپر جا سکتی ہے۔ تمام عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے فرائض کا ایک حصہ الفضل کی اشاعت میں اضافہ قرار دیں اور اس وقت تک چین نہ لیں جب تک حضور کا یہ ارشاد پورا کرنے کی سعادت نہ حاصل کریں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اس مرحلے پر خاکسار عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے کہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور ہمیں حضور کے بابرکت ارشاد پر پورے طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف کرے اور تمام ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(خاکسار۔ مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 6۔نومبر

طلوع فجر	5:01
طلوع آفتاب	6:26
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:17

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

البشیرز
اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چنیوٹ 047-6214510- 049-4423173

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

GERMAN
20% Discount
جرمن لینگویج کورس
for Ladies
047-6212432
0304-5967218

FR-10

قد بڑھاؤ
ایک ایسی دوا جس کے استعمال سے خدا کے فضل سے رکا ہوا قد بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

دلہن جیولرز
04236684032
03009491442
طالب دعا قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
03009488447:
E-mail:umerestate@hotmail.com

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

گلشن سویٹس اینڈ بیکرز
اعلیٰ اور معیاری مٹھائیوں کا مرکز
اعلیٰ کوالٹی ہمارا معیار اور لذت ہماری پہچان
● چاکلیٹ کیک ● فریش کریم کیک ● پیسٹری
● کریم رول ● کوکونٹ بسکٹ ● سپیشل کیک رس
● کھتائی ● فروٹ کیک ● شیرمال ● رس
اور خستہ بسکٹ بھی دستیاب ہیں
پروپرائٹر: چوہدری طارق محمود
بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ
فون دکان: 6213823 موبائل: 0343-7672823